



سوال

(97) جمع کی گئی نمازوں کی سنتیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عذر کے بغیر دو نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے؟ نیز اگر مقیم ہونے کی صورت میں بوجہ بارش مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ لی جائے تو مغرب کی سنتیں پڑھیں گے یا نہیں اور عشاء کی سنتیں بھی پڑھنی ہوں گی یا نہیں؟ (فیصل ندیر۔ ڈبکھوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دو نمازوں کو کسی سبب کی بنا پر جمع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ سفر و خوف یا بارش آمدھی یا بیماری وغیرہ۔ لیکن بلا وجہ نمازوں کو جمع کرنا درست نہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بلا وجہ نمازوں کو جمع کرنے کو کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بھی اس قسم کی روایت مروی ہے۔ لیکن وہ حش بن قیس راوی کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہے۔ پھر سنن و نوافل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن مقیم ہونے کی صورت میں پہلی نماز کے بعد والی سنتیں نہیں پڑھنی چاہئیں، مثلاً ظہر اور عصر کو جمع کیا ہے تو ظہر کی آخری سنتیں اور اگر مغرب و عشاء کو جمع کیا ہے تو مغرب کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ عشاء کے بعد کی دو سنتیں اور وتر وغیرہ پڑھنے چاہئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کیں اور ان کے درمیان کچھ نہ پڑھا، پھر مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا، ان کے درمیان بھی کچھ نہ پڑھا، آپ نے کسی مصروفیت کی بنا پر ایسا کیا، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھی تھیں، آپ نے درمیان میں کچھ نہ پڑھا تھا۔ (سنن نسائی، کتاب المواعیت، باب الجمع بین الصلواتین فی الحضرة)

اس حدیث کے پیش نظر حضرت میں بوقت جمع پہلی نماز کی بعد والی سنتیں چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معنی ابن قدامہ میں اس مسئلہ کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے دیکھئے۔

(ج 3 ص 127 تا 140)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث



جلد: 1 صفحہ: 131